فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۷/۶۲ | ۱۱ صفر ۱۳۹۳ھ ۱۷ امان ۱۳۵۲ ھش ۱۷ مارچ ۱۹۷۳ء | نمبر ۶۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم نے صرف دوسروں سے امتیاز پیدا کرنے کیلئے اپنا نام احمدی مسلمان رکھا ہے

احمد کے نام میں بانی اسلام احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتصال ہے، جو دوسرے ناموں میں نہیں ہے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے۔ آپ نے اپنے فرقہ کا نام احمدی کیوں رکھا ہے؟ یہ بات ھوسمّٰکم المسلمین کے برخلاف ہے۔ اِس کے جواب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اسلام بہت پاک نام ہے اور قرآن شریف میں یہی نام آیا ہے۔ . . . . ہم مسلمان ہیں اور احمدی ایک امتیازی نام ہے۔ اگر صرف مسلمان نام ہو تو شناخت کا تمغہ کیونکر ظاہر ہو۔ خُدا تعالیٰ ایک جماعت بنانا چاہتا ہے اور اس کا دُوسروں سے امتیاز ہونا ضروری ہے۔ بغیر امتیاز کے اس کے فوائد مترتب نہیں ہوتے اور صرف مسلمان کہلانے سے تمیز نہیں ہو سکتی۔ امام شافعی اور حنبل وغیرہ کا زمانہ بھی ایسا تھا کہ اس وقت بدعات شروع ہو گئی تھیں۔ اگر اُس وقت یہ نام نہ ہوتے تو اہل حق اور ناحق میں تمیز نہ ہو سکتی۔ ہزار ہا گندے آدمی ملے جُلے رہتے۔ یہ چار نام اسلام کے واسطے مثل چار دیواری کے تھے۔ اگر یہ لوگ پیدا نہ ہوتے تو اسلام ایسا مشتبہ مذہب ہو جاتا کہ بدعتی اور غیر بدعتی میں تمیز نہ ہو سکتی۔ اب بھی ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ گھر گھر ایک مذہب ہے۔ ہمیں مسلمان ہونے سے انکار نہیں مگر تفرقہ دُور کرنے کے واسطے یہ نام رکھا گیا ہے۔ . . . .

جو لوگ اسلام کے نام سے انکار کریں یا اِس نام کو عار سمجھیں، اُن کو تو میں لعنتی سمجھتا ہوں۔ میں کوئی بدعت نہیں لایا۔ جیسا حنبلی شافعی وغیرہ نام تھے ایسا ہی احمدی بھی نام ہے بلکہ احمد کے نام میں اسلام کے بانی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتصال ہے اور یہ اتصال دُوسرے ناموں میں نہیں۔ احمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔ اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے۔ . . . . . بعض اوقات الفاظ بہت ہوتے ہیں مگر مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔ احمدی نام ایک امتیازی نشان ہے۔ آجکل اِس قدر طوفان زمانہ میں ہے کہ اوّل آخر کبھی نہیں ہوا۔ اِس واسطے کوئی نام ضروری تھا۔ خُدا تعالیٰ کے نزدیک جو مسلمان ہیں۔ وہ احمدی ہیں"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۸۰ تا ۱۸۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۶ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے

احباب التزام کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ ۱۶ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو رات نیند نہیں آئی۔ کمر میں اور بدن میں درد کی تکلیف بھی رہی۔

احباب توجہ کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ تا حال شدید بیمار ہیں اور کوئی افاقہ نہیں ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کیلئے خاص طور پر دعا کریں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ کنری سندھ میں بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہو گئی تھیں۔ کچھ دن اس بیماری میں افاقہ رہا۔ اب پھر بیماری عود کر آئی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت والدہ محترمہ کی شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔

(حیدر علی ظفر۔ شاہد۔ حدیقۃ المبشرین ربوہ)

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب)

ملک رشید احمد صاحب لاہور کی طرف سے آج بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ وہ آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں اور بروز جمعرات صبح ان کا اپریشن ہونا تھا۔ میں احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ملک صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔

(خاکسار مرزا مبارک احمد ۱۵/۳/۷۳)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۷۳ء کو منعقد ہوگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۷۳ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام ربوہ منعقد ہو گی۔

جو احباب بیرون ربوہ سے بطور زائر (مہمان) تشریف لائیں وہ مقامی پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق ضرور ساتھ لائیں تاکہ تعارف میں آسانی رہے۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر:۔ مسعود احمد؛ پرنٹر:۔ سید عبدالحی؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ ماہ امان ۱۳۵۲ ھش

قومِ عاد کے نقشِ قدم پر چلنے والی اقوام!

آج مغربی طاقتیں مادی ترقی کی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہیں اور اپنی اِس ترقی پر نازاں ہوتے ہوئے انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہوں نے اپنی حفاظت اور بچاؤ کا ہر سامان کر لیا ہے۔ وہ اِس زعم میں مبتلا ہیں کہ ان کی یہ ترقی ہمیشہ قائم رہے گی اور اِس ترقی کے بل پر ان کا غلبہ بھی قائم و دائم رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی انہیں یکطرفہ مادی ترقی کے انجام سے ڈرایا جاتا ہے تو وہ اسے خاطر میں نہیں لاتیں اور یہی سمجھتی ہیں کہ ہم پر کبھی عذاب نہیں آئے گا۔ اُن کی یہ حالت قومِ عاد کی حالت کے عین مطابق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختصر لیکن جامع انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اس قوم نے جو نوح علیہ السلام کے معاً بعد کے زمانہ میں اُبھری تھی دُنیا میں بابلی تحریک کی بنیاد ڈالی تھی اور اُس نے سائنس میں بہت کچھ ترقی کر کے نئی نئی ایجادات کی تھیں اور اُن ایجادات کی بناء پر ہی وہ اِس زعم میں مبتلا ہوئی تھی کہ اُس کا یہ غلبہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

قومِ عاد کے اِن حالات میں جن پر قرآن مجید نے روشنی ڈالی ہے اِس زمانہ کی مغربی اقوام کے لئے عبرت کا بہت کچھ سامان موجود ہے۔ اگر وہ اِن حالات پر غور کریں اور ان سے عبرت پکڑتے ہوئے اُس خدائی آواز پر کان دھریں جو اُن تک بار بار پہنچائی جا چکی ہے تو رجوع بخدا ہونے اور تقویٰ اللہ کو اپنا شعار بنانے کے نتیجہ میں وہ اُس تباہی سے بچ سکتی ہیں جو بچاؤ اور حفاظت کی ہزار تدابیر کے باوجود اُن کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔

قومِ عاد کی ترقی و عروج کی حالت اور اس کے گھمنڈ کی وہ کیفیت جو قرآن مجید نے بیان کی ہے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ واضح ہو سکے کہ فی زمانہ مغربی اقوام کی حالت اور کیفیت قومِ عاد کی حالت سے کس قدر مشابہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس قوم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

كَذَّبَتْ عَادُ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝ۚ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوْهُمْ هُوْدٌ أَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ۚ
إِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ ۝ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ ۝ۚ وَمَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ؕ أَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ
اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۝ۙ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ۚ وَإِذَا
بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ ۝ۚ وَاتَّقُوا
الَّذِيْ أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ۚ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۝ۚ وَجَنّٰتٍ
وَّعُيُوْنٍ ۝ۚ إِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ؕ قَالُوْا سَوَآءٌ
عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوَاعِظِيْنَ ۝ۙ إِنْ هٰذَا إِلَّا
خُلُقُ الْأَوَّلِيْنَ ۝ۙ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ۚ فَكَذَّبُوْهُ فَأَهْلَكْنٰهُمْ ؕ
إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ (الشعراء آیات ۱۲۴ تا ۱۴۱)

(اِسی طرح) عاد نے بھی رسولوں کا انکار کیا جبکہ اُن سے اُن کے بھائی ہود نے کہا کیا تم تقویٰ نہیں کرتے، میں تمہاری طرف ایک امانتدار پیغامبر ہو کر آیا ہوں، پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو، اور میں تم سے اِس خدمت کا کوئی بدلہ نہیں مانگتا۔ میرا بدلہ صرف ربّ العالمین خدا کے ذمہ ہے (جس نے مجھے بھیجا ہے) کیا تم محض شان و شوکت کے اظہار کے طور پر اونچی جگہ پر (یعنی بلند) عمارتیں بناتے ہو، اور تم بڑی بڑی فیکٹریاں اور کیمیا کے مرکز (کیمیکل ورکس) بناتے ہو تاکہ تم ہمیشہ قائم رہو (مراد یہ کہ تا تمہاری تہذیب اور تمہارا غلبہ ہمیشہ قائم رہے) اور جب تم کسی کو پکڑتے ہو تو ظالموں کی طرح پکڑتے ہو۔ پس (باز آؤ اس سے اور) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اُس ذات کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہاری اُن چیزوں سے مدد کی ہے جن کو تم جانتے ہو، اُس نے تمہاری مدد کی ہے چار پائے اور بیٹے اور باغات اور چشمے تمہیں عطا کر کے۔ میں تم پر ایک بڑے دن کا عذاب نازل ہونے سے ڈرتا ہوں۔ انہوں نے کہا تیرا وعظ کرنا یا نہ کرنا ہمارے لئے برابر ہے (کیونکہ جو باتیں ہم کرتے ہیں) وہ تو پہلے زمانہ کے لوگوں سے رائج ہیں اور ہم پر کبھی عذاب نہیں آئے گا۔ پس انہوں نے اس کو جھٹلایا اور ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اِس واقعہ میں ایک بہت بڑا نشان ہے لیکن ان میں سے اکثر مومنوں میں سے نہ بنے۔ اور تیرا ربّ یقیناً غالب اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ہمیں خود کچھ کہنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ ع عیاں را چہ بیاں۔ ان آیات میں قومِ عاد کی جو حالت بیان کی گئی ہے اُس کا لفظ لفظ مغرب کی ترقی یافتہ اقوام (جن میں روس اور امریکہ اور ان کے حلیف اور ساتھی سب شامل ہیں) پر صادق آتا ہے۔ اِن آیات کو پڑھ کر یُوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہم اِس زمانہ کی مغربی اقوام ہی کا حال پڑھ رہے ہیں۔ اِس وقت ان کی تہذیب، ان کے اخلاق، ان کی مادی اور سائنسی ترقی، ان کے ظالمانہ طریقوں، ان کے معاشرے کے فساد و بگاڑ اور بایں ہمہ ان کے غلبہ و تسلط کا جو حال ہے وہ اِن آیات میں بیان کردہ قومِ عاد کے حال کے عین مطابق ہے۔ اور پھر اس زمانہ کے مامور من اللہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں آنے والے عذاب سے نہایت زوردار الفاظ میں خبردار بھی کر دیا ہے اور حضور علیہ السلام کے خلیفہ برحق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی آج سے چند سال پیشتر خود ان کے درمیان تشریف لے جا کر انہیں ان کے انجام کے بارہ میں انتباہ فرما چکے ہیں۔ اب یہ اِن اقوام کا کام ہے کہ وہ اِس خدائی انذار پر کان دھر کر رجوع بخدا ہوتی ہیں اور آنے والے عذاب سے محفوظ و مامون قرار دی جاتی ہیں یا اُس عبرتناک انجام سے دوچار ہوتی ہیں جو بصورتِ دیگر ان کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔

محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم پانی پتی کی یاد میں

آئی ہے ایک صاحبِ عزمِ جری کی یاد — اِک بندۂ طریقتِ عشقِ نبیؐ کی یاد
اِک ماہرِ ادب کی، قلم کے دھنی کی یاد — یعنی کہ شیخ صاحبِ پانی پتی کی یاد

لب پہ ہے نام آج اُسی خوش نصیب کا
درویشِ باکمال، دیارِ حبیبؐ کا

کہئے اِسے کرامتِ قدرت کی کائنات — یعنی قضاء و قدرِ مشیت کی ایک بات
رمضاں کا تھا مہینہ ملی آپکو حیات — اور تھے یہی وہ دِن کہ ہُوئی آپکی وفات

پھولوں کا بادِ صُبح سے کھِلنا بھی خُوب ہے
اُس یارِ دِلنواز کا مِلنا بھی خُوب ہے

جو عُمر اپنی خدمتِ حق میں گذار دے — راہِ وفا میں جان و دِل و تن بھی وار دے
ہر لمحے کو جو خُونِ جگر کا شعار دے — ایسی ہو زندگی تو خُدا بار بار دے

گُذری حیات رُوح کے پَر تولتے ہُوئے
سرمایۂ ادب کی گرہیں کھولتے ہُوئے

ترتیبِ علم کا وہ سلیقہ، وہ لَو، لگن — وہ اہتمام شام و سحر بہرِ علم و فن
وہ تازہ و قدیم صحائف کا بانکپن — گُلہائے رنگ رنگ نہاں در چمن چمن

اِک راہرو تھا خوبیِ منزل لئے ہُوئے
یا ایک شمعِ گرمیِ محفل لئے ہُوئے

عبد السلام اختر (ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۳ مارچ — یوم مسیح موعود علیہ السلام

محترم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

۲۳ مارچ یوم مسیح موعود علیہ السلام ہے اس دن جماعت احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے اذن سے اپنے مامور من اللہ اور مجدد وقت ہونے کا اعلان عام فرمایا اس عظیم دعویٰ کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے مذہب اسلام کی تائید اس کے فضائل و کمالات کے اظہار کے لئے ایک زبردست علمی مہم چلائی اور مذاہب عالم کے سربرآوردہ زعماء اور مشاہیر و مقتدر رہنماؤں کو نشان نمائی کی عالمگیر دعوت دی چنانچہ آپ نے خدائی تحریک اور القاء ربانی کے ماتحت بیس ہزار کی تعداد میں اردو و انگریزی اشتہارات شائع کئے یورپ، امریکہ اور ایشیا کے مذہبی زعماء اہل فکر و نظر کو رجسٹری کر کے ارسال فرمائے آپ کی اس دعوت اور تبلیغ اسلام سے ہندوستان کے مذہبی حلقوں میں مخالفانہ مناظرانہ لہر دوڑ گئی ایک طرف عیسائی پادریوں میں کھلبلی مچ گئی تو دوسری طرف آریہ سماج کے مذہبی لیڈروں میں آتش غضب کی چنگاری بھڑک رہی تھی۔ زعماء اسلام اور مشائخ کرام آپ کو منظر احترام دیکھ رہے تھے کیونکہ آپ کی شہرہ آفاق تصنیف براہین احمدیہ کو اس وقت کے مسلمہ اکابرین اسلام نے پرزور دست خراج تحسین پیش کیا تھا۔

(۲)

عیسائیت، آریہ سماج، برہمو سماج اور اس قسم کی دوسری تحریکات نے اسلام کے خلاف محاذ قائم کر رکھا تھا براہین احمدیہ کی مایہ ناز تصنیف نے غیر مسلموں میں بالخصوص معاندین اسلام کے کیمپ میں کھلبلی ڈالدی ایک سنجیدہ مزاج اور مشہور سکھ لیڈر ارجن سنگھ صاحب ایڈیٹر "رنگین" امرت سر رقمطراز ہیں "اس وقت کے مسلمان عالم یہ سمجھتے تھے کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ لکھ کر اسلام کی کوئی بڑی خدمت کی ہے چنانچہ گھر گھر براہین احمدیہ کا چرچا تھا اور تمام پڑھے لکھے مسلمان اس کتاب کے مطالعہ کو ضروری سمجھتے تھے کیونکہ مسلمان عالموں کا خیال تھا کہ اس کتاب میں آریہ اور عیسائیوں کے تمام اعتراضوں کا جواب آچکا ہے ہر ایک مسلمان مناظر اس کتاب کو ایک نظر دیکھ لینا ضروری خیال کرتا تھا۔ الغرض اس کتاب کی تصنیف کی وجہ سے جہاں مرزا صاحب ایک طرف ہندوستان کے مسلمانوں کی آنکھ کا تارا بن گئے وہاں آپ کو عیسائیوں اور آریوں میں بھی کافی شہرت حاصل ہوئی اور عیسائیوں اور آریوں نے جواب و درجواب کی جانب توجہ کی یہاں تک کہ نوبت مقدمہ بازی تک پہنچی اور مباہلوں ..... اور بددعاؤں پر ختم ہوئی"

(خلیفہ قادیان ص ۹۵، ۹۶)

براہین احمدیہ کتاب کے محاسن اور فضائل اپنی ذات میں ایک دلکش موضوع ہے مگر اس کتاب کی کامیابی اور تاثیر اور گھر گھر میں چرچا کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ اس میں دوسرے بالمقابل مذاہب کو چیلنج کیا گیا تھا۔ جس کا وقت تقاضا کر رہا تھا۔

(۳)

۱۸۸۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خلعت ماموریت سے سرفراز کیا گیا اور آپ پر الہام کا دروازہ کھولا گیا اور آپ کو یہ بھی الہام ہوا۔

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَ
اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ

کہہ دے میں خدا کی طرف سے مامور اور اول المومنین ہوں۔

اس انکشاف پر آپ نے باقاعدہ کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ لیکن ۱۸۸۵ء میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تحریک پر آپ نے مجددیت کا اعلان فرمایا۔ اور اس طرح آپ پہلی مرتبہ ایک مجدد کی حیثیت سے سامنے آئے۔ اس وقت قادیان ایک گمنام بستی تھی مگر آپ کے اس دعویٰ اور براہین احمدیہ کی تصنیف کی وجہ سے لوگوں کا رجوع قادیان کی طرف ہونے لگا۔ وہ لوگ جنہوں نے آپ سے ایک تعلق قائم کر لیا تھا اور آپ سے اخلاص و عقیدت رکھتے تھے۔ ان کے قلوب میں یہ خواہش پیدا ہو رہی تھی کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بیعت کر لی جائے چنانچہ آپ سے کئی عقیدت و محبت رکھنے والے مخلصین کی اس خواہش کے جواب میں یہ فرمایا۔

"چونکہ بیعت کے بارے میں اب تک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں لعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امرا"۔

بالآخر ۱۸۸۸ء کی پہلی سہ ماہی میں آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا اور آپ کو الہام ہوا۔

اذا عزمتَ فتوکّل
علی اللّٰہ واصنع الفلک
باعیننا و وحینا الذین
یبایعونک انما
یبایعون اللّٰہ ید اللّٰہ
فوق ایدیھم"۔

جب تو عزم کرے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت کشتی تیار کر جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوگا۔ چنانچہ آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار دیا جس میں بیعت کا اعلان عام فرمادیا اس سلسلہ میں آپ نے دوسرا اشتہار "تکمیل تبلیغ" کے عنوان سے جنوری ۱۸۸۹ء میں دیا اور اس میں دس شرائط بیعت تحریر فرمائیں۔

یہ دس شرائط بیعت کیا ہیں؟

اس میں بیعت کنندہ سے شرک سے توبہ جھوٹ بدنظری زنا اور بدعادات سے اجتناب۔ پنجوقتہ نماز کی پابندی اور مداومت کا اختیار کرنا خلق اللہ کو ناجائز تکلیف نہ دینے کا عہد۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہر حالت میں وفاداری۔ قال اللہ اور قال الرسول کو دستور العمل بنانا تکبر و نخوت سے اعراض خدمت دین کو ہر چیز سے عزیز سمجھنا۔ خدمت خلق کے جذبہ کی تکوین اور سب سے آخری شرط بیعت کی آپ نے یہ فرمائی:۔

"دہم:۔ یہ کہ اس عاجز سے اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو"۔

اس اشتہار میں آپ نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ استخارہ مسنونہ کے ..... بعد بیعت کے لئے حاضر ہوں نیز آپ نے بیعت کرنے والوں کے متعلق اس اشتہار میں تحریر فرمایا کہ وہ ۲۰ مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔

(۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اشتہار پر جموں۔ بھیرہ۔ سیالکوٹ گورداسپور گوجرانوالہ، پٹیالہ جالندھر انبالہ مالیر کوٹلہ۔ کپورتھلہ میرٹھ علاقہ خوست سے کئی مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے اور بیعت اولیٰ کا آغاز ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقعہ محلہ جدید میں ہوا اور آپ نے بیعت لینے کے لئے سب سے پہلے حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ حضرت مولوی صاحب عظیم شخصیت کے حامل تھے اور اکابرین اسلام آپ کے علم و فضل کے معترف تھے۔ سرسید مرحوم آپ کو انتہائی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور بقول مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار

"کہا جاتا ہے کہ زمانہ سو برس تک گردش کرنے کے بعد ایک باکمال پیدا کیا کرتا ہے الحق اپنے تبحر علم و فضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نورالدین بھی ویسے ہی باکمال تھے"۔

(زمیندار ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ)

(۵)

۲۳ مارچ کا دن ہمیں ایک عظیم واقعہ کی یاد دلاتا ہے مگر یہ واقعہ بیعت ہر فرزند احمدیت کے لئے یوم تجدید عہد بیعت ہے اگر ان شرائط بیعت کا مطالعہ کیا جائے تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا ایک اہم شعبہ
امانت فنڈ

مرسلہ:- وکالت دیوان تحریک جدید

۱۹۳۴ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بہت ہی اہم ہے یہ وہ سال ہے۔ جب جماعت احمدیہ کے مخالفین نے ایک وسیع فتنہ کھڑا کر کے مخالفت کی آگ بھڑکا رکھی تھی اور دوسرے شہروں کے علاوہ وہ قادیان میں جا کر بھی اشتعال انگیزی میں معروف تھے۔ اور حکومت بھی ان کا ساتھ دے رہی تھی۔ دنیا کی ظاہر بین نگاہیں یہ سمجھ بیٹھی تھیں کہ احمدیت کی چھوٹی سی کشتی چاروں طرف سے ہیبتناک طوفان میں گھری ہوئی ہے اور اب اسے ڈوبنے سے کوئی نہیں بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ہاتھ جماعت کے سر پر تھا۔ اس نازک موقعہ پر خدائے قادر و توانا نے حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رض کی روح القدس سے تائید فرمائی۔

اس کے ساتھ ہی ظاہری تدابیر کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دل میں ایک نیا نظام بھی القاء کیا جو جماعت کی حفاظت اور استحکام کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں قرآن کریم اور دین اسلام کی اشاعت کے لئے نہایت بابرکت ثابت ہوا۔ یہ نظام "تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہے۔ اس نظام کی بہت سی شاخوں میں سے بعض تربیت اور بعض تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں ان سب کاموں کو چلانے کے لئے "چندہ تحریک جدید" کی تحریک کی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نظام کی ایک شاخ "امانت فنڈ" کا قیام ہے جس کا اس نظام سے بہت گہرا تعلق ہے۔ تحریک جدید کے نظام کا اجراء فرماتے ہی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "امانت فنڈ" کے نام سے تحریک جاری فرمائی۔ اس بارہ میں حضور فرماتے ہیں "امانت فنڈ" کا منشاء دراصل پس انداز کرانے کے لئے تھا۔ تا جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو اور وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی جائے اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے۔ پس میری تجویز یہ ہے کہ آدمی روٹی گھر میں رکھو تا جب نہ ملے اسے کھا سکو۔۔۔ پس کوئی شخص خواہ غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ پس انداز کرتا جائے"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے دوستوں نے امام وقت کی اس اہم تحریک پر بھی بڑے شوق سے لبیک کہا اور ایک قلیل مدت میں ساڑھے پانچ ہزار روپیہ کی رقم جمع کرا دی اور پھر اس کے بعد یہ صورت بنی کہ اس تحریک میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔ اس کے عظیم الشان اثرات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ احرار اور اس کے بعد دوسرے فتنوں کا سر کچلنے میں اس کے ذریعہ بہت مدد ملی۔ اس بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"امانت فنڈ کے ذریعہ احرار کو خطرناک شکست ہوئی۔ اتنی خطرناک شکست کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی شکست میں ۷۵ فیصدی حصہ امانت فنڈ کا ہے لیکن باوجود اس فنڈ سے فائدہ حاصل ہونے کے دوستوں کا تمام روپیہ محفوظ ہے"

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۳۶ء)

پھر فرمایا:-

"غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے اہم کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ انسان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں"۔

(الفضل ۲ر دسمبر ۳۷ء)

امانت فنڈ تحریک جدید نے فروری ۱۹۳۵ء میں کام شروع کیا اور اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ صیغہ برابر ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ امانت فنڈ کو کامیاب بنانے کیلئے مخلصین جماعت کی خاصی تعداد اپنی رقوم پس انداز کر کے جمع کرواتی ہے جس سے اشاعت اسلام کا عظیم الشان کام سرانجام دینے میں مدد مل رہی ہے اور وہ اس ثواب میں شریک ہیں دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم شائع کر کے پھیلائے جا رہے ہیں اور مبلغین کرام دن رات تبلیغ کے کام کو وسیع کر رہے ہیں ان حالات میں احباب جماعت کو امانت فنڈ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کے متعلق یاد دہانی کروانا بہت ضروری ہے۔

ترسیل رقوم اور حساب کھولنے کے طریق کار کے بارہ میں جملہ معلومات افسر امانت تحریک جدید ربوہ سے منگوائی جائیں۔

بقیہ صفحہ ۳

پھر اپنے نفس کا محاسبہ کیا جائے تو یہ بھی تزکیۂ نفس کا ایک بہترین ذریعہ ہے اور جس بنیادی غرض کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی اس عظیم مقصد کو اگر سامنے رکھا جائے تو فرزندان احمدیت اپنے ماحول میں ایک عظیم تعمیری انقلاب لا سکتے ہیں۔

یہ دن ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی یاد دلاتا ہے احمدیت نے دنیا میں کیا کام کیا؟ اور دنیا کو کیا دیا؟ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم جیسا نامور محقق لکھتا ہے:-

"تحریک احمدیت کی ان زبردست کوششوں کا نتیجہ ہے کہ وہ مسلمان جو اٹھارویں صدی میں اپنی موت پر دستخط کئے ہوئے تھے خدا کے فضل سے اپنے اندر زندگی کی ایک برقی رو محسوس کرتے ہوئے اعلان عام کر رہے ہیں کہ بیسویں صدی ہر جگہ مسلمانوں کے لئے نشأۃ ثانیہ کا زمانہ ہے۔"

(رسالہ استقلال لاہور ص۱۰)

صبر دکھلانے پہ ہر غم کی جزا دیتے ہیں

لالہ و گل کو وہ رنگین قبا دیتے ہیں
شوخ کلیوں کو بھی اک طرزِ ادا دیتے ہیں

نہر سی نور کی راتوں میں بہا دیتے ہیں
یک بیک حسن اندھیروں کا بڑھا دیتے ہیں

صبر دکھلانے پہ ہر غم کی جزا دیتے ہیں
سنتے ہیں شربتِ دید اسکے سوا دیتے ہیں

آہ یہ لوگ! کہ دے کوئی اگر آبِ حیات
اُس کو یہ زہر بھرا جام پلا دیتے ہیں

سرخ رخسار، لہو رنگ سے یہ نقشِ قدم
ساتھیو! کون سی منزل کا پتہ دیتے ہیں

"آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے"
کون دیتے ہیں کہاں سے یہ صدا دیتے ہیں

یہ مسیحا ہیں مریضوں کو شفا دیتے ہیں
بے طلب ان کو دوا اور دعا دیتے ہیں

(سید منظور احمد کیمپ ۵۰ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی قانونِ وراثت کی فضیلت

(محترم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی تعلیم الاسلام کالج - ربوہ)

یہ مقالہ مجلسِ ارشاد مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۴ فروری ۱۹۷۳ء میں پڑھا گیا

(۳)

بیوی کا حصہ خاوند کے ترکہ میں

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ ۚ

(النساء : ۱۳)

اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے تمہاری بیویوں کا چوتھا حصہ ہے اور اگر تمہارے اولاد ہو تو تمہارے ترکہ میں سے تمہاری بیویوں کا آٹھواں حصہ ہے

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء آیت نمبر ۱۳ میں اخیافی یعنی مادری بہن بھائیوں کا حصہ مقرر فرمایا ہے اور سورۃ نساء آیت نمبر ۱۷۷ میں حقیقی اور علاتی بہن بھائیوں کے حصے مقرر فرمائے ہیں گویا اسلام نے ہر مقام پر عورت کو ورثہ میں حقدار قرار دیا۔ یہ مقرر کردہ حصے ان رشتہ داروں کے تمام حقوق مکمل طور پر ادا کرتے ہیں جنہیں وراثتی اصطلاح میں ذوی الفروض کہا جاتا ہے۔ اس نظام میں صرف اُن رشتہ داروں کا ہی خیال نہیں رکھا جاتا جو کہ وارث کہلاتے ہیں بلکہ غیر وارثوں یعنی ان رشتہ داروں کو جن کے حصے شریعت نے معین نہیں فرمائے ان کو بھی کچھ دینے کا حکم ہے اور یتیموں کی مدد کرنے کی خاص تاکید فرمائی ہے کیونکہ وصیت غیر وارثوں کے لئے ہی ہے فرمایا

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝

(سورۃ نساء آیت ۹)

اور ترکہ کی تقسیم کے وقت قرابت دار اور یتیم اور مساکین بھی موجود ہوں تو اس ترکہ میں سے کچھ انہیں بھی دے دو اور انہیں مناسب اور عمدہ باتیں کہو۔

خاندانی یتامیٰ کے بارے میں خصوصاً اور دوسرے یتامیٰ کے بارے میں عموماً حالات کے مطابق ضرور کچھ نہ کچھ وصیت کر دینے کا تاکیدی حکم ہے۔ چنانچہ فرمایا

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝

(النساء : ۱۰)

اور جو لوگ ڈرتے ہوں کہ اگر وہ اپنے بعد کمزور اولاد چھوڑ گئے تو اس کا کیا بنے گا۔ ان کو دوسرے یتیموں کے متعلق بھی اللہ کے ڈر سے کام لینا چاہیئے اور چاہیئے کہ وہ صاف اور سیدھی بات کہیں۔

مندرجہ بالا آیتوں میں غرباء، مساکین اور یتامیٰ کی مدد کی خاص تلقین فرمائی ہے تاکہ اس نظام کے تحت ادنیٰ حالت والے ترقی پا سکیں۔ گویا اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے ورثہ کی تقسیم ایسے حکیمانہ اور پُر معارف انداز سے کی ہے جس کی نظیر دوسرے ادیان یا دنیا کے تمام مکاتیب فکر پیش نہیں کر سکتے۔ ان اصولوں کے تحت ہر قسم کے اختلافات باہمی کشمکش جس کے نتیجہ میں نسلوں تک بغض اور کینہ دشمنی کی داغ بیل پڑتی ہے ختم کر دیئے ہیں ہر قسم کی خانہ جنگیوں کا قلع قمع کر دیا ہے غرباء اور مساکین کا ایک علیحدہ حق مقرر فرما کر اور اس طرح انہیں ایک باوقار مقام دے کر ترقی کی راہ پر ڈالا ہے وراثتی حقوق کی ترتیب میں کہیں انصاف، توازن اور اعتدال کے اصول کار فرما نظر آتے ہیں۔ اسی وجہ سے اسلام کی تقلید میں مغربی تہذیب یافتہ ممالک اور ہندو مذہب جائداد میں اب عورت کا حصہ ضرور قرار دے رہے ہیں

The General Principles of English Law', by W.F. Frank کا ایک حوالہ پیشِ خدمت ہے۔

"Until 1938 A testator had full freedom to dispose his estate as he wanted. He was not bound by law to make any provision for his own family and he could leave all his property away from his family in order to safeguard the rights of the members of the deceased's family the Inheritance (Family) Act 1938 was passed .. ... The dependents who may apply to the court for maintenance are- The deceased's Spouse. 2. An unmarried or incapacitated daughter. 3. A son who has not attained the age of twenty one years or an incapacitated son the children who may apply for maintenance include the deceased's adopted children and also his or her illegitimate children.

(page 161)

۱۹۳۸ء میں فیملی ایکٹ کے ذریعے انگلستان میں پہلی دفعہ عورت کا حصہ جائداد میں مانا گیا۔ وہ بھی صرف اس صورت میں کہ غیر شادی شدہ ہو یا معذور ورنہ نہیں پھر اس ایکٹ کو تفصیلی شکل ۱۹۵۲ء میں دی گئی اور اس کا نام THE INTESTATES ESTATE. ACT. رکھا گیا۔ ۱۹۶۶ء میں مزید ترامیم کی گئیں اور اس بل کو فیملی پروویژن ایکٹ کے نام سے موسوم کیا گیا جس میں لکھا ہے۔

"All children of the deceased living at the time of his death will share equally, provided that they have either reached the age of eighteen or are married. If any child is still unmarried and under eighteen he will not become absolutely entitled to his share until he reaches the age of eighteen or marries. The shares of children who have died before the intestate will accrue to their issue, provided that the issue again are over

Digitized by Khilafat Library Rabwah

eighteen married"

(Page 163)

مزید لکھا ہے:-

"Where the deceased left no issue, the following classes of persons will share one half of the residuary estate (the surviving spouse having taken the other half absolutely) or the whole residuary estate if there is no surviving spouse. The deceased's parents in equal shares or the surviving parent on his own."

(Page 163)

گویا ۱۹۶۶ء میں فیملی ایکٹ بورڈین کے تحت بیوہ، لڑکی، ماں، باپ لڑکا ہر ایک کو برابر کا ورثہ دے دیا گیا۔

ہندو مذہب میں بھی یہ کمی محسوس کی گئی اور بھارت میں ۱۹۵۶ء میں ورثہ کا قانون بنا دیا گیا۔ جس کے ذریعہ بیوہ، لڑکی، لڑکا ماں، باپ ہر ایک کو برابر کا ورثہ دیا گیا۔ اس طرح منوسمرتی اور رسم و رواج کا ورثہ کالعدم ہو گیا۔ اس کے لئے ملاحظہ ہو

Hindu Succession Act mos (From eight to sixteen) PAGES 816 583 of introduction to Modern Hindu Laws by (J. Duncan M. Derrett)

یہ اسلامی قانون کی فضیلت ہے کہ ایک لمبے عرصے کے بعد ہندوؤں اور عیسائیوں نے آہستہ آہستہ اس طرف رخ کیا ہے۔ ان کا رفتہ رفتہ اسلامی قوانین کی طرف مائل ہونا اسلامی قوانین کی فضیلت کو نمایاں کرتا ہے اور ان پر

ربما یود الذین کفروا
لو کانوا مسلمین

کا اصول صادق آتا ہے بڑے لمبے تجربے کے بعد یہ قومیں اسلامی قوانین کی طرز پر قانون بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن انہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر انہوں نے اسلامی قوانین کے علاوہ کوئی اور قوانین بنائے تو ان

کہ ... یہ وہ مسائل ہرگز ہرگز حل نہیں ہوں گے بلکہ مزید مختلف قسم کی مشکلات اور الجھنوں کا سامنا کرنا ہوگا۔ کیونکہ اسلامی احکام وراثت مکمل ہیں۔ اور یہ قواعد ایسے ہیں کہ ہر ملک میں ہر قوم کے لئے اور ہر دور کے لئے قابل عمل، مفید، اقتصادی توازن کو برقرار رکھنے والے اور بابرکت ہیں۔ مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ یہ احکام اس قدر واضح اور منصفانہ ہیں کہ اس کی مثال دنیا میں اور کسی جگہ نہیں ملتی۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ احکام وراثت کے دفتر کے دفتر ان چند آیات میں قلم بند کر دیئے گئے انہیں دیکھکر عقل انسانی اس بات کو ماننے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ یہ احکام کسی انسانی ذہن کی کاوش کا نتیجہ نہیں ہو سکتے۔ یقیناً یہ احکام رب رحمٰن، رحیم اور مالک ہستی کے نازل کردہ ہیں جس نے اس قدر اختصار کے ساتھ ایسے بلیغ و حکیمانہ احکام دیئے جن سے تمام تمام حقوق باحسن طریق ادا ہو جاتے ہیں دوسرے احسانوں کی طرح یہ بھی دنیا پر قرآن پاک کا ایک بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے بنی نوع انسان کی فلاح کے لئے دوسرے ضروری نظاموں کے ساتھ ساتھ ایک محکم، تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والا اور ہر حال میں قابل عمل وراثتی نظام جاری فرمایا۔ اور ان کے ایک بہت اہم بنیادی۔ ضروری اور فطری تقاضے کو پورا فرمایا۔ کوئی دوسرا نظام اس کے مقابلہ پر نہیں آسکتا۔ اور یہ بلاشبہ قرآن حکیم کا عظیم الشان علمی و معاشی اعجاز ہے۔

ہماری
دانت اور مسوڑے
خراب ہوں تو خون پیپ اور جراثیم خوراک کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ کر کئی بیماریاں پیدا کرتے ہیں
اینٹی پائیوریا اینٹی کیریز ٹوتھ کیور
دانتوں کا بہترین علاج ہے تفصیلی رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ ۶۶

ضرورت
ربوہ میں آٹا چاول اور مرچوں کی مشین کے کام کرنے کے لئے ایک اچھے لائق کاریگر کی ضرورت ہے خواہشمند احباب خاکسار کے مکان واقعہ دارالبرکات ربوہ میں ۱۸ مارچ بروز اتوار ملاقات کریں تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی مقامی جماعت کی تصدیق ضروری ہوگی۔ عبدالحق ننگلی محلہ دارالبرکات۔ ربوہ

مخلوط تعلیم

مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء میں حضرت المصلح الموعودؓ نے مندرجہ ذیل فیصلہ فرمایا تھا:-

"میں کثرت رائے کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں کہ مخلوط تعلیم کسی صورت میں بھی درست نہیں سمجھی جا سکتی۔ نظارت تعلیم و تربیت کو اس کے انسداد کے متعلق جماعت میں ایک اعلان کرنا چاہیئے تا ہر شخص کو علم ہو جائے کہ مرکز اس بارہ میں کیا رائے رکھتا ہے اس کے بعد جو لوگ اس جرم کے مرتکب ہوں اُن سے جواب طلبی کی جائے۔ اور انہیں اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے اگر اس تنبیہہ کے باوجود ان کی اصلاح نہ ہو تو انہیں سزا دی جائے جس کی حد اخراج از جماعت تک ہو سکتی ہے۔"

اور ۱۹۶۷ء کی مجلس شوریٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو تاکید کی تھی کہ اس فیصلہ کی تعمیل کرائی جائے۔ اور فرمایا تھا۔

"اس بات کی ضرورت نہیں کہ شوریٰ کوئی نیا فیصلہ کرے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ جو فیصلہ موجود ہے اس کی تعمیل کرائی جائے۔ تعمیل کرانے کی پہلی ذمہ داری مرکزی اداروں پر ہے لیکن معاملہ کی نوعیت کے لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بڑی ذمہ داری جماعتوں پر ہے لاہور کی جماعت ہے یا پشاور کی جماعت ہے۔"

تمام احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس جماعتی حکم کی پابندی کرتے ہوئے اپنی بچیوں کو مخلوط تعلیم والے اداروں میں ہرگز داخل نہ کرائیں۔ نہ اپنی بچیوں کو ابتلاء میں ڈالیں اور نہ ہی اپنے آپ کو۔

اور جماعتی حکم کی خلاف ورزی کرنا صریحاً خلاف تقویٰ فعل ہے۔ سیدنا حضرت مصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:-

"کل میں نے اپنے لوگوں کو بتایا تھا کہ علم بہت اچھی چیز ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ لیکن آج بتاتا ہوں کہ علم بغیر خشیت اور تقویٰ ایک لعنت ہے اور ایسا علم بہت دفعہ حجاب اکبر ثابت ہوتا ہے۔"

(انوار خلافت طبع اول ص ۱۱۳)

تمام امراء کرام و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اس حکم کی پابندی کروائیں۔ اور اس سلسلہ میں نگرانی کرتے رہیں اور دوستوں کو بار بار یاد دہانی کراتے رہیں۔

(ناظر تعلیم)

شکریہ احباب

میرے خسر محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈنڈ پدکھوڑیاں ضلع سیالکوٹ کی اچانک وفات پر مجھے بڑی تعداد میں تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ ارادہ ہے کہ ان سب بھائیوں کو فرداً فرداً جواب دیا جائے لیکن چونکہ ابھی تک طبیعت پر صدمہ کا اثر ہے اور عاجز اس قابل نہیں کہ فی الحال یہ کام کر سکوں۔ اس لئے اخبار الفضل کے ذریعہ ان سب بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس موقع پر ہم سے ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اور اس طرح ہمارے صدمہ کو ہلکا کرنے کی کوشش فرمائی۔ رب اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(رائے نور علی خان۔ محصل حلقہ سول لائن لاہور)

اعلان

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودہا کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۲۵/۳ بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح مسجد احمدیہ نیو سول لائن سرگودھا میں ہوگا۔ تمام قائدین کی اس میں شرکت ضروری ہے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی آمد متوقع ہے

(معتمد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا)

درخواست دعا میرے والد مکرم عبدالکریم صاحب اپنی آنکھوں کا اپریشن کرانے کی غرض سے اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور سب بہن بھائیوں سے درخواست دعا ہے کہ اپریشن کامیاب ہو اور اللہ تعالےٰ بینائی بحال کر دے۔ آمین۔ (صادقہ کریم دارالبرکات ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"۱۔ اسلام کا پھیلانا ہمارا کام ہے

۲۔ ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنی ہے اور جہاں ہم تبلیغ اسلام کریں گے وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی۔ ... یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے۔

اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔"

نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"ہم مجد کی اس لئے نہیں بنا رہے کہ ہمارا نام بلند ہو بلکہ اس لئے بنا رہے ہیں کہ خدا کا نام بلند ہو۔"

مساجد اسلامی زندگی کا مرکز ہیں لہٰذا ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ تا دنیا کے چپہ چپہ سے نعرہ ہائے تکبیر "اللہ اکبر" کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

قومیں سربلندی کے مقام پر کیونکر فائز ہوتی ہیں۔

گزشتہ سے پیوستہ سالانہ اجتماع پر پیارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مبارک خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ انصار اپنے بچوں یعنی خدام الاحمدیہ سے مال میدان میں آگے نکلیں۔ اس خواہش کا اظہار فرمانا اور آگے بڑھ نکلنے کی انصار سے توقع رکھنا انصار پر ایک احسان عظیم ہے۔ کیونکہ مسابقت کی روح کے بغیر انتہائی ترقیوں کی حدود کو چھونا ناممکن ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں :-

"قرآن مجید نے مومنوں کی شناخت ہی یہ بتائی ہے کہ وہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ صفت جب قوم میں بیدار ہو جائے اسے اتنا بلند کر دیتی ہے کہ اس کا قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا"

(الفضل ۵ جنوری ۱۹۵۵ء)

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

ناظمین اطفال الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ وقف جدید کے نئے سال کے بھجوائے گئے ٹارگٹ کے مطابق اپنی اپنی مجلس کے اطفال کے وعدہ جات وقف جدید جلد از جلد حاصل کر کے دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت

فضل عمر گرلز ماڈل ہائی سکول ربوہ کے لئے پی ٹی سی اور جے وی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ درخواستیں ایک ہفتہ کے اندر اندر مع نقول سرٹیفکیٹ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(صرف رجسٹرڈ معلمات درخواستیں بھجوائیں)

(ہیڈ مسٹریس)

تصحیح :- روزنامہ الفضل مجریہ ۱۳ مارچ میں جو فہرست عطیہ دہندگان برائے وظیفہ درویشان فنڈ شائع ہوئی ہے اس میں ۳۸ نمبر پر مکرم ڈاکٹر سید عبدالحمید صاحب بخاری کے مقام کا نام سلانوالی سرگودھا درج ہے جو درست نہیں۔ صحیح ایڈریس سنبل والا ضلع سیالکوٹ ہے جس پر دفتر خدمت درویشاں معذرت خواہ ہے۔ (نظارت خدمت درویشاں)

پٹ مین اردو شارٹ ہینڈ ڈکشنری

اردو مختصر نویسی کی پہلی جامع اور مستند تالیفی کتاب

کوثر اللغات (جدید) مبنی بہ کوثر کتاب اردو مختصر نویسی

منظور شدہ بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور و نصاب گریجویٹ و لیبر ڈائریکٹوریٹ تعلیمات اسلام حکومت پاکستان

پیش لفظ :- اشفاق احمد خاں ڈائریکٹر مرکزی اردو بورڈ لاہور

ہدایات : ایس یحییٰ کوثر پی سی ٹی لندن (انگلینڈ) گولڈ میڈلسٹ انعام یافتہ پیرس (فرانس)

:- یکے از مطبوعات مکتبہ کوثر :-

ایس سی کالج ۔ کمرشل بلڈنگ دی مال ۔ لاہور ۔ فون نمبر ۶۳۳۸۲

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴ جنوری ۲ بجے بعد دوپہر خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری رشید احمد صاحب ابن چوہدری کمال الدین صاحب مرحوم آف مردان کا نکاح ہمراہ عزیزہ جمیلہ بیگم صاحبہ طاہرہ بنت محترم بشیر احمد صاحب طاہر آف سنار پورہ کھاریاں بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر محترم حاجی احمد خان صاحب ایاز امیر جماعت احمدیہ کھاریاں نے اپنے مکان پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ کریم اس نکاح کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ (چوہدری ناصر احمد منیجر یو۔ بی۔ ایل۔ شام گنج مردان)

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد ہونے والے سالانہ امتحانات کی حسب ذیل تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔

ضلع کراچی	۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء
ضلع لاہور	جون ۱۹۷۳ء
دیگر مجالس	جولائی ۱۹۷۳ء

قائدین اضلاع و مجالس امتحانات کی تیاری کا ابھی سے اہتمام کریں۔ قائدین جائزہ لیں کہ ان کی مجلس کے کن کن خدام کے پاس نصاب کی کتب موجود ہیں۔ شعبہ ہذا قائدین کی اطلاع پر بذریعہ وی پی کتب ارسال کرے گا۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مقابلہ واقفیت عامہ

۸ مارچ کو تعلیم الاسلام کالج لائبریری کے زیر اہتمام کالج ہال میں ایک مقابلہ واقفیت عامہ کا منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض کالج لائبریری کے صدر جناب جلیل احمد صاحب نے ادا کئے مقابلہ میں ۲۵ طلباء نے حصہ لیا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق قریشی احسان اللہ منعم سال دوم۔ اول انعام کے مستحق قرار پائے۔ اور سید محمد احمد صاحب سال سوم اور میرزا مظہر احمد صاحب منعم سال اول علی الترتیب مقابلہ میں دوم اور سوم رہے۔ مقابلہ کے بعد محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پرنسپل کالج نے اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور طلباء کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

(سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ چند دنوں سے معدہ کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور باوجود علاج کے ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(نعیم احمد۔ نعیم جنرل سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم حافظ عبدالعزیز صاحب ننگلی درویش قادیان وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم حافظ عبدالعزیز صاحب ننگلی درویش قادیان وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

انہیں گزشتہ دسمبر سے ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہوئی اور اس کے ساتھ ہی بعض دیگر عوارض بھی لاحق ہوگئے۔ ان کے علاج معالجہ پر پوری توجہ دی جاتی رہی مگر تقدیر الٰہی غالب آئی اور وہ ۲۰ فروری ۷۳ء کو ۸ بجے شب اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ چونکہ موصی تھے لہٰذا دوسرے دن بعد نماز ظہر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

حافظ صاحب مرحوم خادم مسجد اقصیٰ تھے مسجد کی صفائی کا بیحد خیال رکھتے تھے۔ اور یہ خدمت ذاتی شوق اور محنت سے بجالاتے تھے اور باوجود نابینا ہونے کے کبھی کسی کو شکایت کا موقع نہ دیتے تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک جوان سال بیوہ اور چار خورد سال بچے (دو لڑکے اور دو لڑکیاں) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے لڑکے کی عمر سات سال اور چھوٹی لڑکی کی عمر دو سال ہے اللہ تعالیٰ ان سب کا کفیل ہو۔ (ناظر خدمت درویشاں)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

مخلوق خدا کی ہمدردی ایمان کا دوسرا جزء ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزء ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۹۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی کے لئے پہلے جو کام ہو رہا تھا اسے اور زیادہ تیز کرنے کے لئے نصرت جہاں سکیم جاری فرمائی ہے جس سے لاکھوں افراد فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس کام کو اور وسعت دینے کے لئے ایثار سے کام لیتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو اور مضبوط بنائیے۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ضرورت ڈرائیور

دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو مائیکروبس کے لئے ایک ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے خواہشمند دوست امیر / صدر صاحب مقامی کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں فوری طور پر دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوادیں۔ ربوہ میں رہائش کا انتظام دفتر کی طرف سے ہوگا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اجتماع انصار اللہ چک ۱۲۱ ج ب حسن پور ضلع لائل پور

صدر محترم کی منظوری سے مجالس انصار اللہ حلقہ چک نمبر ۱۲۱ ج ب حسن پور کا تربیتی اجتماع مورخہ ۲۵ مارچ بروز اتوار بمقام چک نمبر ۱۲۱ ج ب حسن پور منعقد ہو رہا ہے جس میں مرکزی نمائندہ بھی انشاء اللہ العزیز شامل ہوگا۔

اس حلقہ کے جملہ انصار سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔

(قائد عمومی انصار اللہ)

نوٹ: ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۱۶ مارچ۔ صدر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر قومی اسمبلی ۱۴ اگست تک آئین نہ بنا سکی تو اس صورت میں عبوری آئین کو ہی مستقل حیثیت دے دی جائے گی۔ لیکن ہماری خواہش یہ نہیں اور نہ ہم عبوری آئین کو مستقل آئین بنانے کے متمنی ہیں۔

صدر نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آئین عوام کی امنگوں اور خواہشات کے مطابق بنے اور تمام صوبے ترقی کریں۔ ہم آج تک آئین ہی نہیں بنا سکے۔ گزشتہ پچیس سال میں کوئی ایک آئین نہیں بنا سکے جو عوامی خواہشات اور امنگوں کے مطابق ہو۔ صدر نے کہا کہ سب سے اہم مسئلہ [illegible] ہے جس پر پچھلے پچیس سال کے دوران میں کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے انتھک کوششوں کی ضرورت ہے۔

راولپنڈی ۱۶ مارچ۔ صدر بھٹو نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو دفاعی مقاصد کے لئے اسلحہ کی جو تھوڑی سی مقدار فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس پر بھارتی لیڈروں کو اتنا سیخ پا نہیں ہونا چاہیئے۔ صدر نے کہا پاکستان یہ اسلحہ اپنے دفاع کے لئے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی غرض سے لے رہا ہے۔ یہ اسلحہ کسی جارحانہ مقصد یا برصغیر میں اسلحہ بندی کی کوشش کو تیز کرنے کی غرض سے حاصل نہیں کیا جا رہا۔ پاکستان بھارت کے ساتھ امن سے رہنا چاہتا ہے اور تمام تنازعات کو باعزت طریقے سے معقولیت پسندی کے ساتھ خوف و دباؤ [illegible] طے کرنا چاہتا ہے۔ صدر مملکت نے ہندوستان کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کو دعوت دی کہ وہ دونوں ملکوں کے تعلقات کو معمول پر لانے کی غرض سے بات چیت کیلئے پاکستان کا دورہ کریں۔

پشاور ۱۶ مارچ۔ انجینئرنگ کالج اور میڈیکل کالج کے طلباء میں خونریز تصادم کے بعد پشاور یونیورسٹی غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دی گئی۔ مسلح تصادم میں جو میڈیکل کالج میں ہوا کم سے کم ۲۷ طلباء اور ۱۲ پولیس والے زخمی ہوگئے میڈیکل طلباء اور انجینئرنگ طلباء نے ایک دوسرے پر پتھراؤ کیا اور [illegible] سے ہوائی فائرنگ کی گئی طلباء کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے ہوائی فائرنگ کی۔

اسلام آباد ۱۶ مارچ۔ قومی اسمبلی نے کل صبح اور سہ پہر دو اجلاسوں میں آئینی بل کی مزید سات دفعات منظور کرلیں۔ ایوان کی کارروائی میں حزب مخالف کے ارکان شریک رہے۔ ایوان نے پہلی بار کراچی کے آزاد رکن مولانا ظفر احمد انصاری کی ایک ترمیم جو وزیر اطلاعات مولانا کوثر نیازی نے پیش کی تھی بھاری اکثریت سے منظور کرلی۔ [illegible] ترمیم کے حق میں ۱۰۷ ووٹ آئے جن میں حزب مخالف کے ارکان بھی شامل تھے۔

ضروری تصحیح: الفضل ۱۳ مارچ ۷۳ء صفحہ ۵ پر ایک اعلان [illegible] ایک کنال پانچ مرلہ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ چھپا ہے اس میں سہو کتابت سے جلسہ سالانہ پر معاملہ طے کرنے کا ذکر ہے جو صحیح نہیں۔ خواہشمند احباب مکرم عزیز اللہ شاہ صاحب مکان نمبر ۷۸/۹ ڈی متصل انٹرمیڈیٹ کالج سٹلائٹ ٹاؤن [illegible]

دعائے مغفرت

میرے خاوند مرزا عبدالغنی صاحب دیر سے بیمار تھے مورخہ ۱۱ فروری کو وفات پاگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی خواہش کے مطابق ان کا جنازہ ربوہ پہنچا دیا گیا۔ عام قبرستان میں دفن ہوئے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمادے اور بلند درجات دے۔

سارہ بیگم اہلیہ مرزا عبدالغنی صاحب مرحوم
علم دین کالونی۔ کچی لائن۔ جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور

م ۲ راولپنڈی یا راجہ محمد حفیظ صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ سے خط و کتابت کریں۔ (مینیجر)

اعلان داخلہ

حکومت پاکستان نے اردو کو دفتری زبان بنانے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے اردو شارٹ ہینڈ جاننے والوں کی مانگ بڑھ گئی ہے آپ بھی سیکھ کر اپنا مستقبل بنائیں۔ اردو۔ انگلش شارٹ ہینڈ تین ماہ کا کورس۔ سیکرٹری ایس سی کالج ۳۱ کمرشل بلڈنگ دی مال۔ لاہور

خطرناک چارہ بے خطر ڈالئے

بشرطیکہ آپ کے پاس اکسیر اپھارہ کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ سے بفضلہ تعالیٰ اب تک ہزارہا جانوروں کی جان بچ گئی ہے فی پیکٹ ۱/- درجن یا زیادہ پر خرچہ ڈاک بذمہ کمپنی
جھنگ شہر کیو ہومیو سنٹر۔ انعام میڈیکل ہال ریل بازار
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶ و ۶۰۷